Bodleian Libraries
UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

کلمہ لا الٰہ الا اللہ ہے محمدؐ مرا رسول اللہ

از پے حرمتِ حسینؑ و حسنؑ جنسے تازہ ہے دہر کا گلشن

ہووے انوار کی رات دن سُمرن در جنت پہ جو لکھا ہے سخن

کلمہ لا الٰہ الا اللہ ہے محمدؐ مرا رسول اللہ

تمت

قطعۂ تاریخ طبع نور نامہ طبعزاد خاکسار نراین بخش متخلص بہ راقمؔ

عنوان تاریخی

تاریخ عجیبہ
۱۳۰۱ھ

تاریخ دعوی
۱۳۰۱ھ

قطعۂ تاریخ

یہ نورِ محمدی کا نامہ پُر نور تابندہ ہوا جو چھپکے مثل کوکب

لکھدین راقمؔ نے ایک مصرع مین تین ۱۳۰۱ اختر مین (۱۳۰۱ ہجری) فروغ ہی (۱۳۰۱ ہجری) یہ تاریخ عجب (۱۳۰۱ ہجری)

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ مجموعۂ نور نامہ و شمائل نامۂ نبی و مناجات کلمۂ طیبہ مطبع فیض منبع
جناب کرم مآب نامی و گرامی جمہور منشی نول کشور صاحب سلمہ الواہب
واقع کانپور بماہ مارچ سنہ ۱۸۸۴ء مین چھپکر طبیار ہوا

INDIAN INSTITUTE

یہ صفت حدیث میں آیا
بے مشقت بہشت کو پایا
کلمہ لا الہ الا اللہ

یعنے حضرت نے ہے یہ فرمایا
صدق دل سے زبان پہ جو لایا
ہے محمد رسول اللہ

بعد حمد خدا و نعت رسول
ہوگی بیشک یہ منقبت مقبول
کلمہ لا الہ الا اللہ

کر صفت چار یار کی معقول
ورد کر اسکا اور کبھی مت بھول
ہے محمد رسول اللہ

سبکے سرتاج بعد پیغمبر
در حضور رسول جن و بشر
کلمہ لا الہ الا اللہ

یعنے صدیق افضل و اکبر
صدق دل سے کہا یہ خوش ہوکر
ہے محمد رسول اللہ

پھر فاروق منصف و عادل
ہر گھڑی صبح و شام میرا دل
کلمہ لا الہ الا اللہ

اے خدا مجھ پہ سہل کر مشکل
اس سخن سے کبھو نہو غافل
ہے محمد رسول اللہ

مظہر علم و قبلۂ کونین
رات دن حق کی یاد میں بیچین
کلمہ لا الہ الا اللہ

نام عثمانؓ خطاب ذی النورین
یہ وظیفہ اونھوں کا تھا دن رین
ہے محمد رسول اللہ

عرض ہے حق سے یہ مری ہر بار
جبکہ درپیش ہووے روز شمار
کلمہ لا الہ الا اللہ

یعنے از بہر حیدر کرار
سامنے سب کے میں کروں اظہار
ہے محمد رسول اللہ

مال و دولت کی کچھ نہیں ہے ہوس
چھوٹے جب مرغ روح تن کا قفس
کلمہ لا الہ الا اللہ

ہے اگر میری آرزو از بس
تب سکے صدق دل سے یہ بیکس
ہے محمد رسول اللہ

اے خداوند ذوالجلال و کرم
جبکہ ہو مجھ پہ نزع کا عالم

بطفیل رسول شاہ امم
نکلے میری زبان سے اوس دم

جو اوس شاہ نے دیکھا اسطرح خواب
خدا کی کیا راہ مین زر نثار
کنوے مسجدین مدرسے جا بجا
رعیت نوازی پہ باندھی کمر
خدا نے دعا اوسکی کی مستجاب
اسیطرح یارب تو بہر رسول
مجھے دین و دنیا مین تو شاد رکھ
مجھے رکھیو عزت سے اندر جہان
الٰہی مری آل کو شاد رکھ

کیا شکر حق کا بہت بیحساب
کیے بردے آزاد اور اک ہزار
خدا کے دیئے راہ مین وان بنا
دیا بھوکون پیاسون کو زر بیشتر
کہ پہونچا وہ مقصد کو اپنے شتاب
دعا مجھ گنہگار کی کر قبول
مرے دوستون کو تو آباد رکھ
مجھے دیجو عقبے مین امن و امان
سدا گھر کو میرے تو آباد رکھ

الٰہی بحق نبی و فاطمہ رض
شہادت پہ کیجو مرا خاتمہ

تمام شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمہ نامہ

اے حبیب خدا رسول اللہ
مجکو ہر روز وقت شام و پگاہ
کلمہ لا الٰہ الا اللہ

کیجیے مجھ پہ ٹک کرم کی نگاہ
یہ سخن نقش دل پہ ہے واللہ
ہے محمد مرا رسول اللہ

شب معراج مین رسول خدا
دیکھتے جس طرف نظر کو اوٹھا
کلمہ لا الٰہ الا اللہ

جبکہ پہونچے بہ مسجد اقصےٰ
در و دیوار سے یہی تھی صدا
ہے محمد مرا رسول اللہ

وہ جو تھے محمد غزالی امام
کتب خانہ جو اونکا تھا بے شمار
جو دیکھا کتب خانہ کو ایک روز
بغور اوسکو دیکھا کیے خوب سا
حقیقت تھی بس اوسمین سب نور کی
کہ بھیجون مین اب شاہ محمود کو
کسی نے کہا جا کے سلطان سے
یہ دیتا ہون مین شاہ کو اب خبر
محمدؐ غزالی وہ ہے جنکا نام
یہ سنتے ہی شہ وان سی پھر کوچ کر
بہت خلق اودم تھی حاضر وہان
لیا نسخہ کو آنکھہ سے پھر لگا
محمد غزالی سے درخواست کر
دیا اوسکے شکرانے مین گنج و مال
وہ سلطان محمود تھا غزنوی
ہوا سبکی دعوت کا وہ کاربند
ہراک کے تیئن خلعت و زر دیا
اوسی شب کو سلطان محمود نے
پڑھا نورنامہ کو با صد ادب
کہا خواب مین شاہ محمود کو
تو بیغم ہوا اسے شہ غزنوی
تو پڑھ نورنامہ کو جو خوش ہوا
ہوئی آنچ دوزخ کی تجھپر حرام

کہ مشہور دنیا مین ہے اونکا نام
کہ تھے معتبر اوسمین نسخے ہزار
یہ نسخہ نظر آگیا دل فروز
کہ نسخہ تھا دلچسپ و مرغوب سا
تو یہ بات پھر دل مین منظور کی
کہ پہونچے وہ بھی اپنے مقصود کو
ولایت گئے شہ اہل عرفان سے
کہ ہے نورنامہ بہت معتبر
کتب خانہ مین اونکے ہی لا کلام
محمد غزالی کے بس آئے گھر
کہ آئے جو محمود شاہِ زمان
دیا بوسہ اور سر کے اوپر رکھا
یہ نسخہ لیا شاہ نے باوقر
فقیرون کو بیوون کو بے قیل و قال
کہ جسنے کیے جمع عالم سبھی
کیے بسکہ قربان شتر گو سفند
زیادہ سے علے قدر منصب کیا
اوس اہل سخا صاحب جود نے
زیارت نبیؐ کی ہوئی وقت شب
کہ پہونچا تو بھی اپنے مقصود کو
خدا نے کیا تجھکو اپنا ولی
خدا نے کری تجھکو جنت عطا
دیا تجھکو جنت مین عالی مقام

کرے گا مرے نور کی جو ثنا	ہر اک درد سے اوسکو دونگا شفا

در بیان شمائل نبی

صفت مین نبی کی کرون کیا ادا	کہ سر تا بپا تھا بدن نور کا
وہ سر تھا مبارک جو برکت ستی	خدا نے بنایا تھا حکمت ستی
وہ آنکھین تھین اونکی از شرم و حیا	وہ لب حق کی تسبیح مین تھے سدا
وہ بینی اطہر تھی عنبر سرشت	معطر زخوشبو چو باغ بہشت
وہ گوش مبارک تھے غیرت سے پر	وہ دندان روشن تھے جنت کے در
زبان اونکی گویا تھی از ذکر حق	دہن اونکا تھا نور کا اک طبق
وہ دو ہاتھ تھے اوسکے پر از سخا	وہ بازو تھے قوت مین لا انتہا
وہ سینہ مبارک تھا پر از صفا	کہ یا قوت جنت ستے تھا وہ بنا
کمر اونکی باریک تھی پر ز نور	شکم حلم سے پر تھا ظاہر ظہور
بنے صبر سے اونکے اعضا تمام	رہا اس لیے صبر سے اونکو کام
وہ موے مقدس تھے مشک بہشت	زحکمت خدا پاک آن مو سرشت
تھے حضرت کے وہ استخوان نور کے	سراسر ہی جنت کے کافور سے
وہ دل اونکا اخلاص سے تھا بنا	سراپا کہون کیا مین اوس نور کا
عبادت مین حق کے تھے دونون قدم	نہ طاعت سے غافل رہے ایک دم
کہ مین کیا ہون اور کیا ہے میری زبان	صفت جو نبی کی کرون کچھ بیان
کرے جنکی تعریف پروردگار	تو بندہ وہان کیا کرے شرمسار
مری فکر کو وان رسائی کہان	سراسر ہے معذور عقل و زبان
کیا نور نامہ کو اب مین تمام	نبی پر مین بھیجون درود اور سلام

روایت صحیح

روایت یہ راوی نے ہے ایک ور	سنو اسکو تم اور کرو خوب غور

پڑھے یا سنے کوئی جمعہ کی رات
کرے گا خدا اوسکو جنت نصیب
نہ آوے کبھی اوسپہ سالِ گران
گنہ اوسکے اور اوسکے مان باپ کے
اگر جمعہ کی شب پڑھے غور سے
کہ تو مجھکو پڑھکر سناوے تمام
خدا دیگا دونون کو جنت مقام
سنین گے بہم ہوکے جو مسلمین
کریگا خدا سب کو رحمت سے شاد
بلا اور آفت سے ہو ور امان
ملے قحط و لرزہ سے اوسکو امن
اگر زحمتی پر اوسے دم کرے
جو علت وجودی سے بیمار ہو
وہ یا باد لقوے کا ہووے مرض
وہ یا باد ہو صرع اندر دماغ
پڑھے نورنامہ کو با اعتقاد
اسیطرح اک ہفتہ پیہم کرے
یقین ہے کہ صحت وہ پاوے تمام
جو سرسام برسام ہووے اگر
مرض ہو برص کا دیا ہو جذام
شفا ہووے کامل بفضلِ خدا
کرے ورد اسکو جو دن رات کا
خدا نے کہا ہے کہ ہون مین مجیب

وہ دوزخ سے پاوے گا آخر نجات
سدا وہ رہے گا برحمت قریب
رہے سختی نزع سے ور امان
خدا سے ہے امید جو بخشدے
جو پڑھنا نجانے نکے اور سے
وہ پڑھکے اوسکو کرے شاد کام
برآوینگے سب دین و دنیا کے کام
جو ہون اہل دین اور اہل یقین
برآویگی سب کے دلون کی مراد
کرے نورنامہ کو جو حرز جان
رہے تندرست اوسکا سارا بدن
یقین ہے کہ فی الحال بنیم کرے
تپ دق ہو یا اور آزار ہو
و یا باد قولنج ہو الغرض
غرض ہو کسی طرح کا اوسکو داغ
وضو کرکے ہو قبلہ رو بامداد
پڑھے نورنامہ کو اور دم کرے
مرض اوسکا سب دور ہو لاکلام
و یا ہو شقیقہ و دورانِ سر
پڑھے نورنامہ کو اوسپر تمام
کہ ہر رنج و زحمت کی ہے یہ دوا
نہ محتاج ہووے کسی بات کا
ہر اک رنج و علت کا شافی طبیب

کہا اوسنے مین کیا ہون ناچیز خاک — کہ عاجز ہون اور سر بسر عیب ناک
کرون مین وہی ہو جو حق کی رضا — نہین اور مقصد مرا دوسرا
شہادت کا کلمہ پڑھا پھر پکار — کہ معبود بیشک ہے پروردگار
لیا نور نے پھر گلے سے لگا — بغلگیر ہوکر ملا اور کہا
کہ مینے کیا تجھکو ہے اختیار — بہت تجھ مین ہے عجز اور انکسار
تجھے اول آخر کیا مین قبول — کہ مقصد مرا تو ہی ہے خاک دھول
کہا ہے نبی نے یہ برحق کلام — سنو گوش دل سے تم اسکو تمام
جہان تک کہ جو آدمی زاد ہین — اسی چار عنصر کی بنیاد ہین
کوئی آتشی طبع آبی کوئی — کوئی طبع خاکی و بادی کوئی
جو بادی ہین کرتے ہین کبر و منی — اور آبی جوانمرد ہین ہمتی
جو ہین آتشی طبع ہین وہ بخیل — مروت کی اون مین نہین قال و قیل
مگر ہین جو خاکی وہ مسکین ہین — فقیر اور عاجز ہین بے کین ہین

دربیان اسناد نور نامہ

نبی نے کہا ہے سنو تم بدل — نہ مانے جو کوئی تو ہوگا خجل
مرا نور نامہ جو کوئی پڑھے — سنے گوش دل سے و یا گھر دھرے
خدا اوسکو دے گا ثواب عظیم — گنہ اوسکے سب بخشدیگا کریم
رہے گا وہ دنیا مین باآبرو — نہ سختی زمانے کی دیکھے کبھو
بلاؤن سے وہ گھر رہے در امان — کہ جس گھر مین ہو نور نامہ وہان
نہ آتش سے پہونچے اوسے کچھ خلل — نہ غرقاب پانی مین ہو وہ محل
جو لاویگا اسپر کوئی اعتقاد — خدا اوسکی حاصل کریگا مراد
یہ ہے نور نامہ مرے نور کا — تمھین اسکی تعظیم لانا بجا
پڑھے جمعہ کی شب جو اسکو سدا — قبولے خدا جو کہ مانگے دعا

رفتن نور پیش آتش

وہاں سے جو پھر نور آگے چلا / تو آتش سے جاکر بخوبی ملا
کہا آگ سے پھر تو کہہ اپنا کام / کہ دنیا مین تو کیا کریگی مدام
بہت تجھ مین دیکھا ہے کبر و غرور / تجھے اپنا مطلب ہے کہنا ضرور
کہا آگ نے یہ کہ نور نبی / جو کچھ مجکو بھاوے کرونگی وہی
کیا نور نے اوس سے پھر یہ کلام / کہ بندے کو کیا اپنی مرضی سے کام
کرے وہ کہ راضی ہو جسمین خدا / کہ خالق وہی ہے وہی ہے سما
تو عیب اپنے کو دیکھ اور کر نظر / کہ معلوم ہو تجکو اپنی قدر
کہا اوسنے پھر مجھ مین ہے کیا قصور / بتا مجکو تو اے محمد کے نور
کہا آگ تو ہے کشندہ نژاد / اور ہے تیری قوت دہندہ بباد
کہا آگ نے پھر کہ اے پاک نور / مگر تو ہی بے عیب ہے بے قصور
کہا نور نے بندہ ہے پرگناہ / کہ ہر عیب سے پاک ہے وہ الٰہ
کہا ہے خدا واحد لاشریک / محمد رسول اوسکا نبی ہے تو ٹھیک

رفتن نور پیش خاک

ہوا نور وان سے جو آگے روان / جہان خاک تھی جاکے پہونچا وہان
کہ تھی عجز اور انکساری مین وہ / سراسر تھی بس خاکساری مین وہ
کیا نور نے پہلے جاکر سلام / کہا اوسنے بھی یہ بخوبی تمام
کہ اے نور خوش آمدی مرحبا / علیک السلام اے حبیب خدا
ہوا نور اور خاک جو ہم کلام / کہا نور نے پھر بصد احترام
کہ اے خاک دنیا مین پروردگار / کرے اپنے بندون کو جب آشکار
کریگی تو کیا کام بتلا وہان / مجھے دے پتا اسکا نام و نشان

کہا اوسنے پھر عیب ہے مجھ مین کیا
اگر عیب ہو تو مجھے دے بتا

دیا نور نے اسکا پھر یہ جواب
بفرمان حق اوسکو بس باصواب

کہ بندون کو پیدا کرے گا خدا
پلیدی کرین تجھ مین وہ برملا

ہوا پھر کرے گی تجھے پاک سب
کہ پاکی کا تیرے یہی ہے سبب

کہی آب نے نور سے پھر یہ بات
مگر تو ہی بے عیب ہے پاک ذات

یہ سنکر کے پھر نور نے یہ کہا
کہ اک پاک بے عیب ہے وہ خدا

کہ بندہ تو پر عیب ہے سر بسر
سزاوار پاکی کا وہ ہے مگر

وہ ایمان لایا یہ سنکر جواب
شہادت کا کلمہ پڑھا پھر شتاب

کیا آب نے بندگی کو قبول
کہ بیشک خدا کا محمد رسول

رفتن نور پیش باد

ہوا نور پھر باد سے ہم کلام
کہ کہہ باد تو اپنا مقصد تمام

کرے گی تو دنیا مین کیا کام کیا
کہا اوسنے جو ہوگی میری رضا

یہ سنکر کے پھر نور نے یون کہا
کہ خالق نے ہے تجھکو پیدا کیا

تجھے بندگی چاہیے لا کلام
نہین اپنی مرضی یہ کرنا ہے کام

تو اپنے تئین دیکھ تو اک ذرا
کہ کیا عیب ہے تجھ مین سرتاپا

کہا باد نے مجکو دے تو بتا
جو کچھ عیب ہے مجھ مین اے خوش لقا

یہ سنکر کے پھر نور نے یون کہا
گریزان تو ہے ہر طرف اے ہوا

نہ ہرگز کسیکو تو آوے نظر
قدم رکھے ہے اس قدر تیز تر

کہا اوسنے پھر نور کو دیکھکر
کہ اے نور بے عیب ہے تو مگر

کہا نور نے بندے ہین عیبناک
کہ ہر عیب سے ہے خدا ایک پاک

کیا باد نے بھی پھر ایمان قبول
پکاری خدا اور محمد رسول

وہ تھا لعل سے بھی بہت سرخ تر — جو کی حق نے پھر اوسکے اوپر نظر
تو ظاہر مین دیکھا بہت صاف تھا — اوسیطرح باطن مین شفاف تھا
خدا نے تو پھر دست قدرت ستی — محمد کی صورت کو تخلیق کی
مگر اوسکی اپنی سی صورت بنا — رکھا اوسمین وہ جو کہ قندیل تھا
کھڑا یون کیا پھر یہ راز و نیاز — کہ پڑھتا کھڑا ہو کوئی جیون نماز
کیا پھر تو ارواحون نے بھی طواف — وہ صورت محمدؐ کی دیکھی جو صاف
پڑھی سب نے تسبیح پھر لا کلام — برس اک ہزار اوس جگہ پر تمام
کہا پھر خدا نے کہ نورِ نبی — تری مجھکو خاطر ہے کرنا سبھی
تمہارے واسطے مین نے یہ چار چیز — کہ پیدا جو کی ہے وگر اسے عزیز
وہ ہے آب و آتش دگر باد و خاک — یہ ہین نام چارون کے اے نور پاک
تو کر ان مین سے ایک کو اختیار — کہ تیری نبوت کرون آشکار

رفتن نور پیش آب

وہ نور محمد نے دیکھا جو وان — کہ پانی بکبر و غضب ہے روان
گیا پاس جا کر کہا السلام — علیک السلام آب بولا تمام
کہا پھر یہ پانی نے اے باصفا — کہ تو کون ہے نام اپنا بتا
کہا نور نے ہون مین عبد خدا — تجھے بھی اوسی نے ہے پیدا کیا
کہ ہم تم ہین دونون اوسیکے تمام — وہ خالق ہمارا ہے بس لا کلام
کہا نور نے پھر کہ دنیا مین تو — کرے گا تو کیا جا کے اے نیک رو
کہا اوسنے جو ہوگی میری مراد — وہی مین کرونگا تو کر اعتماد
کیا نور نے اوس سے پھر یہ کلام — کہ بندے کو کیا اپنے مطلب سے کام
کرے وہ جو راضی ہو جسمین خدا — کہ خالق وہ ہے اور وہ ہے رہنما
تو عیب اپنے کو دیکھ کر تو نظر — کہ کیا عیب ہین تجھ مین اور کیا ہنر

خدا نے نظر کی جو پھر نور پر
خدا سے جو وہ نور شرما گیا
تو جنبش مین قطرے گرے بے شمار
پیمبر ہوے اونسے کم یا سوا
جو باقی تھے سے اوس وقت قطری گری
گرے قطرے لاکھون ہی جو از وجو
گرا اور قطرہ جو اک از جبین
جو دو چشم سے چار قطرے چوئے
گرے کانون سے چار قطرے بہم
جو شانون سے قطرے گرے دو دو گر
گرے پاک بینی سے قطرے جو وان
غرض مظہر حق وہی نور ہے
کہا پھر خدا نے کہ نور نبی ؐ
کہ پیش اور پس اور یمین و شمال
نظر کی جو اوس نور نے پھر جدہر
کہ آگے بھی نور اور پیچھے بھی نور
وہ تھے چار اصحاب حق کے ولی
پھر اوس نور نے سال ستر ہزار
ہوے پھر تو پیدا سبھی انبیا
جو پھر دیکھا وہ نور شافع امم
سبھون کے پیچھے آیا پھر دہیان مین
ازان بعد وہ اپنی قدرت سے جو
خدا کی ہے حکمت کا دریا عمیق

عرق مین ہوا غرق وہ سر بسر
عرق اوسکو سر تا بپا آگیا
گرے منہ سے اک لاکھ چوبیس ہزار
شمار اون کا حق آپ ہے جانتا
دہین یمین سو تیرہ مرسل ہوے
ہوے سب ملائک وہ اونسے نمود
ہوا چشمہ حیوان کا وہ بر زمین
وہ چارون ملائک مقرب ہوے
ہوے عرش و کرسی و لوح و قلم
ہوے اون سے پیدا یہ شمس و قمر
بہشت اور دوزخ بنے اونسے وان
نبی نے کہا آپ مذکور ہے
اوٹھا کر نظر دیکھا تو تو ابھی
نظر کیا پڑے تجکو اسے خوش جمال
تو چارون طرف نور آیا نظر
وہی دہنے بائین او سبکا ظہور
ابو بکر رض عمر اور عثمان علی رض
پڑھی حق کی تسبیح بس بے شمار
محمد ؐ کے اوس نور سے با صفا
تو ارواح پیدا ہوئین کلہم
پڑھا کلمہ طیب کو اوس آن مین
کیا حق نے پیدا جو قندیل کو
کہ قندیل پیدا اک از عقیق

٥٥

نبی نے کہا پھر کہ اے جبرئیل
نہ تھا آسمان اور نہ تھی تب زمین
ہر اک بحر مین سال دس دس ہزار
کیا حق نے پھر سال ستر ہزار
ہوا نور خاموش خلوت گزین
برس جبکہ معدود گذرے تمام
کہ اے نور خلوت سے باہر نکل
تو فرمان میرے سے سارا بدن
لکھی اور راوی نے یون یہ خبر
کہ پیدا کیا حق نے اول شجر
درخت ایک شاخین یقین اوسمین ہزار
مرا نور پھر حق نے پیدا کیا
بہت خوب روشن وہ دُر کے مثال
بنا کر کے پھر شکل طاؤس کی
پھر اوس نور کا سال ستر ہزار
وہان پر مرا نور اتنے برس
ازان بعد پھر حق نے تخلیق کی
کیا اوسکا بھی اوس شجر پر مقام
کیا اوسنے منہ سوے طاؤس جو
پڑی اوسپہ طاؤس کی جو نظر
نہایت ہی خوب اپنا دیکھا جمال
وہ خوبی کو دیکھ اپنی شرما گیا
ہوئی فرض پھر پنج وقتی نماز

مرے نور کی اور سُن تو دلیل
مرا نور پیدا تھا اور کچھ نہین
کیے نور نے سجدے بس بے شمار
مرے نور کا آپ موقوف کار
ز فرمان حق چونکہ آمد برین
کہا حق نے پھر نور کو کر خرام
جو کچھ مین کہون کر تو اوسپر عمل
ملا دے بس اب اے نور پاکیزہ تن
بقول نبی پاک خیر البشر
رکھا نام شجر الیقین معتبر
نہین اوسکی قدرت کا ہی کچھ شمار
کیا نور سے اپنے اوسکو جدا
رکھا اوسکو پردے مین پھر چند سال
شجر پر جگہ اوسکو رہنے کو دی
رہا اوس شجر پر قیام و قرار
رہا حق کی تسبیح مین ہر نفس
عیان کی بس اک شکل آئینہ سی
بفرمان حق تھا جو اوس جا قیام
وہ آئینہ اوسکے ہوا روبرو
تو حیران ہوا آپ کو دیکھ کر
حیا وہ لگا کرنے از ذوالجلال
کیے پانچ اوس وقت سجدے ادا
نبی اور امت پہ با صد نیاز

کہ تم ہو بڑے یا کہ ہین جبرئیل
نبی نے کہا مجکو حق نے بڑا
یہ جبریل بولے نبی سے کلام
ولیکن تو ہون عمر مین مین بڑا
نبی نے کہا اے اخی جبرئیل
کہا پھر یہ جبریل نے ای رسول
خدا نے جو تھا مجکو پیدا کیا
مگر مجھسے بھی آگے اک جگمگا
رہا وہ پڑا سال ستر ہزار
ہوا قدرت حق سے جب وہ بلند
مین دیکھا کیا سال ستر ہزار
نبی نے کہا وہ مرا نور تھا
سوا اس سے بھی آگے مرا نور تھا
خدا نے کیا پہلے پیدا وہ نور
نبی نے یہ جبریل سے پھر کہا
مرا نور جس وقت پیدا ہوا
یہ فرمان آیا کہ نور نبی
مرا تو تجھی سے تھا مقصد تمام
محبت سے تیری مین پیدا کیے
یکم علم دویم وہ ہے حلم کا
اور ہے پانچوان بحر رحمت سہی
اور ہے ہفتمین شکر کا بحر جان
نہم فقر کا ہے گا دریا تمام

مجھے اسکی بتلادو اب تم دلیل
کیا سب خلائق مین ہے برملا
بڑے ہو تمھین اے نبی ذوالکرام
کہ سن سال میرا ہے تم سے سوا
بتا عمر کی اپنے مجکو بکیل
خدا کی تو درگاہ مین ہے قبول
سوا ذات حق اور کچھ تب نہ تھا
ستارہ جو تھا حق نے پیدا کیا
لیا پھر بلندی پہ اوسنے قرار
ستارہ وہ جیون نور سا ارجمند
کرو تم مری بات کا اعتبار
ستارہ جو دیکھا تھا تو نے بجا
برس لاکھ پنچاس پیدا ہوا
کیا اپنی قدرت سے اوسکا ظہور
کہ جس اب مرے نور کا تھا جدا
خدا کو اوسی وقت سجدہ کیا
اوٹھا سر تو سجدہ سے اور کر خوشی
تجھی سے ہے مطلب تجھی سے ہی کام
یہ دریا ہین دس سب تجھی کو دیے
سوم عشق چوتھا ہے خوف خدا
ششم بحر صبر و سخاوت سہی
وہ ہشتم جو ہے عقل کا اوسکو مان
دہم نور کا بحر ہے لا کلام

محمد دو عالم کا مطلوب ہے — خدا ے جہان کا وہ محبوب ہے
درود خدا اوسکے اوپر مدام — دگر آل و اصحاب سب پر تمام

دربیان کیفیت نورنامہ

بیان یان سے حضرت کے ہے نور کا — محمد نبی حق کے منظور کا
روایت صحیحہ ہے اس طور سے — سنین نورنامہ کو سب غور سے
نہین اسمین کچھ جھوٹ مینے کہا — لکھا اسمین سب راست ہی اور بجا
زبان عرب مین یہ تھا کلام — کیا نظم ہندی مین مین نے تمام
اگرچہ تھی افصح وہ عربی زبان — ولیکن سمجھ اوسکی تھی بس گران
سمجھ اوسکی ہر اک کو دشوار تھی — کہ ہندی زبان یان تو درکار تھی
اسی کے سبب مینے کر فکر و غور — لکھا نورنامہ کو ہندی کے طور
پڑھے گا جو اسکو تو ہوگا ثواب — سنے دل سے جو اسکو ہو کامیاب
حقیقت ہے اسمین لکھی نور کی — محمد نبی حق کے منظور کی
یقین اسپہ لاوے جو کوئی تمام — تو جنت مین پاویگا عالی مقام
مگر جو نمانیگا اسکو سہی — تو یہ جانیو ہوگا وہ دوزخی
سنے جو کوئی اسکو با اعتقاد — کرے مجھکو بھی فاتحہ مین وہ یاد
یہی عرض ہے میری سن قاریا — کہ تو بھی کرے میرے حق مین دعا
دعا ہے کہ یارب انت الغفور — مصنف کو تو بخشدے پر ضرور

دربیان آغاز پیدایش نور محمد صلعم

سنو یان سے اب نور کی ابتدا — روایت صحیحہ مین ہی یون لکھا
نبی اور جبریل اک دن تمام — تھے آپس مین بایکدگر ہم کلام
مگر فاطمہ رض بھی تھین حاضر وہان — نبی سے کہا یہ کرو تم بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کرون پہلے مین اوسکی حمد و ثنا — کہ قدرت سے اوسکی ہے کیا کیا بنا
وہ ایسا ہی خالق ہے پروردگار — کہ پیدا کیے جس نے لیل و نہار
اوسی کی یہ قدرت ہے شمس و قمر — جو گردش مین رہتے ہین شام و سحر
ستارون سے دی زیب افلاک کو — بشر سے منور کیا خاک کو
عجب باغ عالم کو دی کچھ بہار — کھلائے ہر اک رنگ کے گل ہزار
ہر اک شے جہانتک کہ موجود ہے — اوسی سے ہے پیدا وہ معبود ہے
درخت و گل و برگ و شبنم صبا — اوسیکا کرین ذکر صبح و مسا
اگر آب و آتش ہے یا خاک و باد — یہ جتنے ہین سب اوسکی ہین محو یاد
دلا کر سدا یاد حق اور بس — کہ اللہ بس اور باقی ہوس

در نعت جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم

کرون یان سے اب نعت احمد رقم — کہ پھولے سمائے نہ شاخ قلم
محمدؐ ہے سالار کل انبیا — کہی جسکی لولاک حق نے ثنا
کیا حق نے پیدا جو اول وہ نور — اوسی نور سے پھر کیا سب ظہور
خدا اونکو پیدا جو کرتا نہین — نہ کرتا خدائی بھی ظاہر کہین

Noor nama.

INDIAN INSTITUTE

بعون صانع مکین و مکان فضل خلاق زمین و زمان

نور نامہ

مطبع نامی منشی نولکشور میں طبع ہو کر مقبول جہان ہوا

Nūrnāmah.

~~Muḥammad, the P~~

15. D/E 22.

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.